عمران خان کی شادی

لاہور کینٹ سے جناب خالد فاروق نے اکبر الہ آبادی کی ایک نظم روانہ فرمائی ہے۔ جو عمران خان کی شادی سے بہت مطابقت رکھتی ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے یہ نظم ان کی خدمت میں پیش ہے۔

اک مسِ سیمیں بدن سے کر لیا لندن میں عقد
اس خطا پر سن رہا ہوں طعنہ ہائے دلخراش
کوئی کہتا ہے کہ بس اس نے بگاڑی نسلِ قوم
کوئی کہتا ہے کہ یہ ہے بدخصال و بدمعاش
دل میں کچھ انصاف کرتا ہی نہیں کوئی بزرگ
ہو کے اب مجبور خود، اس راز کو کرتا ہوں فاش
ہوتی تھی تاکید لندن جاؤ، انگریزی پڑھو
قوم انگلش سے ملو، سیکھو وہی وضع و تراش
جگمگاتے ہوٹلوں کا جا کے نظارہ کرو
سوپ و کاری کے مزے لو، چھوڑ کر یخنی و آش
لیڈیوں سے مل کے دیکھو ان کے انداز و طریق
ہال میں ناچو، کلب میں جا کے کھیلو ان سے تاش
بادۂ تہذیبِ یورپ کے چڑھاؤ خُم کے خُم
ایشیاء کے شیشۂ تقویٰ کو کر دو پاش پاش
جب عمل اس پر کیا، پریوں کا سایہ ہو گیا
جس سے تھا دل کی حرارت کو سراسر انتعاش
سامنے تھیں لیڈیانِ زہرہ وش جادو نظر
یاں جوانی کی امنگ اور ان کو عاشق کی تلاش
اُس کی چتون سحر آگیں، اس کی باتیں دل ربا
چال اس کی فتنہ خیز اس کی نگاہیں برق پاش
وہ فروغِ آتشِ رُخ، جس کے آگے آفتاب
اس طرح جیسے کہ پیشِ شمع پروانے کی لاش
جب یہ صورت تھی تو ممکن تھا کہ اک برقِ بلا
دستِ سیمیں کو بڑھاتی اور میں کہتا دورباش
دونوں جانب تھا رگوں میں جوشِ خونِ فتنہ زا
دل ہی تھا آخر نہیں تھی برف کی یہ کوئی قاش
بار بار آتا ہے اکبر میرے دل میں یہ خیال
حضرتِ سید سے جا کر عرض کرتا کوئی کاش
"درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
بازمیگوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش"

(بشکریہ "نوائے وقت" ملتان۔)